Noble Quran — الْحَكِيمُ الْقُرآن

Quran Urdu Translation اردو ترجمہ — Maulana Muhammad Sahib مولانا محمد صاحب جوناگڑھی
Quran Tafsir تفسیر — Maulana Salahhudin Yusuf مولانا صلاح الدین یوسف

Surah Al Fajr

سورة الفجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْفَجْرِ (۱)

قسم ہے فجر کی!

اس سے مراد مطلق فجر ہے، کسی خاص دن کی فجر نہیں۔

وَلَيَالٍ عَشْرٍ (۲)

اور دس راتوں کی!

اس سے اکثر مفسرین کے نزدیک ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ جن کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے،

نبی کریم نے فرمایا:

عشرہ ذوالحجہ میں کیے گئے عمل صالح اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں، حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا پسندیدہ نہیں سوائے اس جہاد کے جس میں انسان شہید ہو جائے۔

(البخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق)

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (۳)

جفت اور طاق کی!

اس سے مراد جفت اور طاق عدد ہیں یا وہ معدودات جو جفت اور طاق ہوتے ہیں

بعض کہتے ہیں کہ یہ دراصل مخلوق کی قسم ہے اس لیے کہ مخلوق جفت یا طاق ہے اس کے علاوہ نہیں۔

وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ (۴)

رات جب چلنے لگے۔

یعنی جب آئے اور جب جائے، کیونکہ سیر (چلنا) آتے جاتے دونوں صورتوں میں ہوتا ہے۔

هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ (۵)

کیا ان میں عقلمند کے واسطے کافی قسم ہے

ذٰلِکَ سے مذکورہ قسمیں بہ اشیا کی طرف اشارہ ہے یعنی کیا ان کی قسم اہل عقل و دانش کے واسطے کافی نہیں۔

حجر کے معنی ہیں روکنا، منع کرنا،

انسانی عقل بھی انسان کو غلط کاموں سے روکتی ہے اس لیے عقل کو بھی حجر کہا جاتا ہے۔

آگے بہ طریق استشہاد اللہ تعالیٰ بعض ان قوموں کا ذکر فرمارہے ہیں جو تکذیب و عناد کی بناء پر ہلاک کی گئی تھیں،

مقصد اہل مکہ کو تنبیہ ہے کہ اگر تم ہمارے رسول کی تکذیب سے باز نہ آئے تو تمہارا بھی اسی طرح مواخذہ ہو سکتا ہے جیسے گزشتہ قوموں کا اللہ نے کیا۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (۶)

آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عادیوں کے ساتھ کیا کیا۔

ان کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجے گئے تھے انہوں نے جھٹلایا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا کا عذاب بھیجا۔
جو متواتر سات راتیں اور آٹھ دن چلتی رہی اور انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (۷)

ستونوں والے ارم کے ساتھ

اِرَم یہ قوم عاد کے دادا کا نام ہے، ان کا سلسلہ نسب ہے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح (فتح القدیر)

ذات العماد سے اشارہ ہے ان کی قوت وطاقت اور دراز قامتی کی طرف، علاوہ ازیں وہ فن تعمیر میں بھی بری مہارت رکھتے تھے اور نہایت مضبوط بنادوں پر عظیم الشان عمارتیں تعمیر کرتے تھے۔

ذات العماد میں دونوں ہی مفہوم شامل ہوسکتے ہیں۔

الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (٨)

جس کی مانند کوئی قوم ملکوں میں پیدا نہیں ہوئی۔

یعنی ان جیسی دراز قامت اور قوت وطاقت والی قوم کوئی اور پیدا نہیں ہوئی، یہ قوم کہا کرتی تھی

من اشد منا قوۃ ہم سے زیادہ کوئی طاقتور ہے؟

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (٩)

اور ثمودیوں کے ساتھ جنھوں نے وادی میں بڑے بڑے پتھر تراشے تھے۔

یہ حضرت صالح کی قوم تھی اللہ نے اسے پتھر تراشنے کی خاص صلاحیت وقوت عطا کی تھی، حتیٰ کہ یہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر ان میں اپنی رہائش گاہیں تعمیر کرلیتے تھے، جیسا کہ قرآن نے کہا ہے

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ

اور تراشتے ہو پہاڑوں کے گھر تکلف سے۔(١٤٩:٢٦)

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ (١٠)

اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا

اس کا مطلب ہے کہ بڑے لشکروں والا تھا جس کے پاس خیموں کی کثرت تھی جنھیں میخیں گاڑ کر کھڑا کیا جاتا تھا۔

یا اس کے ظلم وستم کی طرف اشارہ ہے کہ میخوں کے ذریعے وہ لوگوں کو سزائیں دیتا تھا۔

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ (١١)

ان سبھوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا۔

فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ (١٢)

اور بہت فساد مچا رکھا تھا۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (١٣)

آخر تیرے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

یعنی ان پر آسمان سے اپنا عذاب نازل فرما کر ان کو تباہ برباد یا انہیں عبرتناک انجام سے دوچار کر دیا۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (١٤)

تیرا رب گھات میں ہے۔

یعنی تمام مخلوقات کے اعمال دیکھ رہا ہے اور اس کے مطابق وہ دنیا اور آخرت میں جزا دیتا ہے۔

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ (١٥)

انسان (کا یہ حال ہے) کہ جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت اور نعمت دیتا ہے
تو کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا

یعنی جب کسی کو عزت و دولت کی فروانی عطا فرماتا ہے تو وہ اپنی بابت اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے کہ اللہ اس پر بہت مہربان ہے، حالانکہ فروانی امتحان اور آزمائش کے طور پر ہوتی ہے۔

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ (١٦)

اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے
تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری توہین کی (اور ذلیل کیا)۔

یعنی وہ تنگی میں مبتلا کر کے آزماتا ہے تو اللہ کے بارے میں بدگمانی کا اظہار کرتا ہے۔

كَلَّا ۖ

ہرگز نہیں

یعنی بات اس طرح نہیں جیسے لوگ سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالٰی مال اپنے محبوب بندوں کو بھی دیتا ہے اور ناپسندیدہ افراد کو بھی اور وہ اپنے اور بیگانوں دونوں کو مبتلا کرتا ہے۔

اصل مدار دونوں حالتوں میں اللہ کی اطاعت پر ہے جب اللہ مال دے تو اللہ کا شکر کرے، تنگی آئے تو صبر کرے۔

بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ (١٧)

بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

وہ گھر سب سے بہتر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے

اور وہ گھر بدترین ہے جس میں اس کے ساتھ بدسلوکی کی جائے۔

پھر اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرکے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ساتھ ملی ہوئی ہیں (ابوداؤد)

وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ (١٨)

اور مسکینوں کو کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا (١٩)

اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔

یعنی جس طریقے سے بھی حاصل ہو، حلال طریقے سے حرام طریقے سے۔

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (٢٠)

اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا (٢١)

یقیناً جب زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (٢٢)

اور تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر (آجائیں گے)

کہا جاتا ہے کہ جب فرشتے، قیامت والے دن آسمان سے نیچے اتریں گے تو ہر آسمان کے فرشتوں کی الگ صف ہوگی اس طرح سات صفیں ہونگیں۔ جو زمین کو گھیر لیں گی۔

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ

اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی

ستر ہزار لگاموں کے ساتھ جہنم جکڑی ہوئی ہوگی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اسے کھینچ رہے ہونگے (صحیح مسلم)

اسے عرش کے بائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا پس اسے دیکھ کر تمام مقرب اور انبیاء گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور یارب نفسی نفسی پکاریں گے۔ (فتح القدیر)

يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ (۲۳)

اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اسکے سمجھنے کا فائدہ کہاں

یعنی یہ ہولناک منظر دیکھ کر انسان کی آنکھیں کھلیں گی اور اپنے کفر و معاصی پر نادم ہو گا، لیکن اس روز ندامت اور نصیحت کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي (۲۴)

وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔

یہ افسوس اور حسرت کا اظہار، اسی ندامت کا حصہ ہے جو اس روز فائدہ مند نہیں ہو گی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ (۲۵)

پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی نہ ہو گا۔

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ (۲۶)

نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہو گی۔

اس لیے کہ اس روز تمام اختیارات صرف ایک اللہ کے پاس ہوں گے، دوسرے کسی کو اس کے سامنے رائے یا دم زنی نہیں ہو گا حتٰی کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش تک نہیں کر سکے گا ایسے حالات میں کافروں کو جو عذاب ہو گا اور جس طرح وہ اللہ کی قید و بند میں جکڑے ہوں گے، اس کا یہاں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، چہ جائیکہ اس کا کچھ اندازہ ممکن ہو، یہ تو مجرموں اور ظالموں کا حال ہو گا لیکن اہل ایمان و طاعت کا حال اس سے بالکل مختلف ہو گا جیسا کہ اگلی آیات میں ہے۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (٢٧)

اے اطمینان والی روح۔

ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً (٢٨)

تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔

یعنی اس کے اجر و ثواب اور ان نعمتوں کی طرف جو اس نے اپنے بندوں کے لیے جنت میں تیار کی ہیں

بعض کہتے ہیں قیامت والے دن کہا جائے گا

بعض کہتے ہیں کہ موت کے وقت بھی فرشتے خوشخبری دیتے ہیں اسی طرح قیامت والے دن بھی اسے یہ کہا جائے گا جو یہاں مذکور ہے،

حافظ ابن کثیر نے ابن عساکر کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم نے ایک آدمی کو یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا،

اللھم انی اسالک ، نفسا بک مطمئنہ، تومن بلقائک ، وترضی بقضائک ، وتقنع بعطائک۔

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي (٢٩)

پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔

وَادْخُلِي جَنَّتِي (٣٠)

اور میری جنت میں چلی جا۔

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com